

واکھبائی

میرزا کاک

سرواندر کول پری کشمیری

ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

کشمیری کی ایک برگزیدہ روحانی ہستی

داکیہ ہائی

میرزہ کاک

(کاک صاحب)

مصنف،

سروانند کول، پریتمی کاشمیری ایم، اے۔ بی، ٹی

موضع صوف۔ ڈاکخانہ کلرناگ کشمیر

قیمت: ۵۰ پے



## ترتیب

- |    |                         |
|----|-------------------------|
| ۳  | پہلی بات                |
| ۵  | مختصر حالات زندگی       |
| ۹  | واکھیر (کلام)           |
| ۱۱ | بجھن نام رام پر رے      |
| ۲۳ | رب صاحب پر ربی          |
| ۲۸ | توتھ ورمہ و تم دیو      |
| ۳۱ | توشہ مم اکہ و نیہ پو شے |



# پہلی بات

کشمیں کے سنت شاعروں میں شری مرزہ کاک کا نام قابل ذکر ہے۔ ہماری اس پوتر درتھی (پاک سرزمین) نے عظیم روحانی مستیوں اور شاعروں کو جنم دیا ہے۔ للہ دید، ارنہ مال، روپہ تھوانی، حبیبہ خاتون جیسی مشہور خواتین اور بابا نور الدین صاحب لی (زندہ ریشی) پرمانند اور میرزہ کاک وغیرہ جیسے صوفی شاعر اسی پاک سرزمین کی پیداوار ہیں، اور کشمیر کو ان برگزیدہ مستیوں پر فخر ہے۔

للہ دید، ارنہ مال، روپہ تھوانی، حبیبہ خاتون، زندہ ریشی اور پرمانند وغیرہ کا کلام تو کسی نہ کسی شکل میں لوگوں کے سامنے آ ہی چکا ہے، اور بہت حد تک ان کی سوانح عمری سے بھی لوگ واقف ہیں، مگر جہاں تک میرزہ کاک کا تعلق ہے۔ ان کا کلام آج تک کئی وجہ کی بناء پر شائع ہونے سے رہ گیا تھا۔ میں نے ان کی سوانح عمری کو ۱۹۶۰ء میں کتابی صورت دیکر شائع کیا۔

میرزہ کاک ایک بہت بڑے بالکمال روحانی ہستی اور بلند پایہ شاعر تھے۔ ان کی شاعری گیان اور روحانیت کا نمونہ ہے۔ ان کے معجزے اور



روحانی کمالات لامثال ہیں۔

سوامی جی کی سوانح عمری شائع ہونے کے فوراً بعد ہی مجھے ان کے کلام کو کتابی صورت میں شائع کرنے کے لئے براہ راست ہوتا رہا، اور میں نے کام کو ہاتھ میں لیا۔ میرا خیال تھا کہ جدید و جدید واکھوں کو اکٹھا کیا جا کر ہر ایک واکھ کا ساتھ ساتھ سلیس ترجمہ اور دستار پور کو تشریح بھی کیا جائے، مگر کئی وجوہات اور مشکلات کی بنا پر اس وقت سوامی جی کا کلام اس صورت میں کتابی شکل اختیار نہیں کر پایا۔ اس لئے فی الحال مشتے نمونے از خروارے کے طور پر ہی یہ مجموعہ بغیر ترجمہ اور تشریح کے روحانی پیاسوں سوامی جی کے معتقدوں اور شائقین کی بھینٹ کیا جا رہا ہے۔

مجھے تو قہر ہے کہ ناظرین اس کتابچے سے ضرور مستفید ہو گئے کسی بھی قسم کے مفید مشورہ کا ٹھکانہ دل سے سوا گت کیلئے میں ہر وقت خوشی محسوس کرونگا۔ میں ان تمام دوستوں کا جنہوں نے مجھے اس نیک کام میں تعاون بخشا از حد مشکور ہوں۔ امید ہے کہ پڑھنے والے میری محنت کی داد دیکر میری حوصلہ افزائی کریں گے۔

مسروانند کول۔ پرتھوی کاشمیری

سوفت پرتھوی کاشمیری  
(میں نے کوشاں دوتیا)



# مختصر حال زندگی

شری میرزہ کاک ہانگل گنڈ کے رہنے والے تھے۔ ہانگل گنڈ کو کرناگ کے نزدیک ایک پرفضا گاؤں ہے۔ آپ کے والد کا نام لسمہ پنڈت اور آپ کے بڑے بھائی کا نام بھولہ پنڈت تھا۔ آپ کی کئی بہنیں بھی تھیں۔ آپ کا جنم پوہ شکرہ کچھ اکدوسموت ۱۸۰۵ء میں ہوا ہے۔ کہتے ہیں بھولہ پنڈت کی ایک ماسی اچھن (تختییل پلوامہ) میں بیاہی گئی، اور اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ میرزہ پنڈت کو اس نے متینے لیکر پالا پوسا۔ وہاں پر چھوٹی عمر میں ہی باپ کا انتقال ہو گیا، اچھی خاصی تعلیم حاصل کرنے سے رہ گیا۔ بچپن زمینداری میں گذرا۔ کچھ مدت بعد ماں بھی اس دنیا سے چل بسی۔ لاچار میرزہ پنڈت کو والدین اپنے بڑے بھائی کے پاس ہانگل گنڈ آنا پڑا۔

بچپن سے ہی میرزہ کاک کا بھگوت بھجن اور خدادستی سے لگاؤ رہا۔ اچھن میں دیوبی جی کے درشن دینے کی کہانی بھی مشہور ہے کہتے ہیں کہ ایک روز کھیتوں میں مل جتنے کے وقت بھگوتی اسکی ماں کا روپ دھارن کر کے اپنے بھگت کو کھیر کا ایک تھال لینے ہاتھوں سے کھلا گئی۔ اور اس پر میرزہ پنڈت پر



ایک عجیب قسم کی حالت طاری ہو گئی، اور اس پر روحانیت کی مستی چھا گئی۔  
 بٹھانوں کا دور تھا۔ ایک بار ہانگل گنڈ میں میرزہ کاک کو بھی بیگار کے  
 لئے مجبور کیا گیا۔ بٹھان افسر نے لوگوں کی منیت سمجھتے ہوئے پر بھی میرزہ کاک  
 کو بیگار سے مستثنیٰ نہ کیا۔ بالآخر میرزہ کاک کو چاول دس ترک سرنیکر پہنچانیکا  
 محکمہ ہوا۔ منقرہ دن کو صبح سویرے پٹھ پر بوجھ اٹھا کر چل پڑا۔ اور اچھے بل کے  
 نزدیک پہنچ کر ایک لڑکی سنانے سے آتی دکھائی دی۔ لڑکی سے کچھ باتیں ہوئیں۔  
 چادلوں کی پوری بھی غائب اور لڑکی بھی، صرف میرزہ کاک ایک رسید لیکر  
 واپس اسی روز دوپہر کو ہانگل گنڈ پہنچا۔ بٹھان افسر کو سرنیکر گھاٹ کی  
 رسید دیکھ کر حیرت ہوئی۔ اور علاقہ بھر کے لوگ اور سرکاری کارندے میرزہ کاک  
 کی روحانی بلندی اور طاقت کے قائل ہو گئے۔

ایک روز عالم سرنیکر سے میرزہ کاک کے پاس کچھ بادام لیکر آیا۔ میرزہ کاک  
 نے باداموں کے دو حصے کر کے دو حصے نو وارد کی طرف تھا، اس کو توڑ کر  
 گریبان نکلنے کو کہا گیا۔ نو وارد نے اس حصے کے جتنے بھی بادام توڑے کسی  
 ایک سے بھی گریبان نہ نکلی۔ بعد میں اپنی طرف والے باداموں کو توڑنے کو کہا  
 ان میں سے دو دو گریبان نکلیں۔ عالم شرمندہ ہوا، اور سوامی جی کے پیروں  
 پڑا اور ان کی روحانی عظمت کا قائل ہو گیا۔ سوامی جی نے اس وقت کہا ہے



۵ "پورمت گو گورمت پئی۔ نہ زہ حرکت نہ زہ حرکتی"

سوامی جی ایک ہی وقت میں دو جگہوں پر دیکھے جاتے تھے۔ ایک بار  
مرنگر میں کسی نالوائی نے ان کو گلی میں سے گزرتے دیکھا اور پر نام کیا، اور  
اُسی دن اور اُسی وقت وہ انگل گنڈ میں اپنے بھکتوں اور عقیدتمندوں کے  
سامنے اپدیش دیتے رہتے تھے۔

سوامی جی کے روحانی کمالات اور چمٹکاروں کا شمار ہی نہیں ہے۔  
"گانگل" اور "بگر ڈجی" کے قصے بہت ہی مشہور ہیں۔ ادوانگری (برہمچاری) انگن  
میں ان کے ہم عصر ایک سدھ پُرش باکمال خدا دوست راما ندر بہا کرتے تھے۔  
ایک دن سوامی جی کے درشنوں کیلئے اپنے بے شمار چیلوں کو ساتھ لیکر آئے۔ اور  
راما ندر نے ہی ایک بڑی بھا کے لئے چائے کا انتظام کر دیا۔ لاکھ جی کے بغیر  
سب حاضرین نے پیالے پکڑ لئے۔ جو نہی نوکر سماوار لیکر چلے بانٹنے لگا۔ تو  
سماوار میں چلے ندر۔ راما ندر کو بڑی شرمندگی ہوئی۔ سوامی جی نے اپنے نجی  
سماوار میں جس میں شکل تین پیالے پانی سما سکتے تھے، چلے تیار کر دیا کہ سب  
حاضرین کی خاطر مدارات کی۔ اس طرح راما ندر بھی سوامی جی کی روحانی عظمت کا قائل ہو گیا۔  
سوامی جی کو یوگیشوری للی ابیشوری کے بھی درشن ہوئے ہیں۔ اور ان کے درشن کے  
بعد سے ہی سوامی جی کی دانی کھل گئی۔ اور وہ اپنے ہزاروں واکھ کہہ گئے ہیں۔



پٹھانوں کے دورِ حکومت میں سرکاری کاردار دیہاتوں میں علاقائی زرعی پیداوار کی دیکھ بیکھ اور حساب کتاب رکھنے پر مامور ہو کر آئے تھے۔ ایک روز شری شاکر کا دیوی کی طرف سے ایک منہد کاردار کو ارشاد ہوا کہ وہ ہانگل گنڈھا کر میرزہ کاک کو گورو دیکھ شال روہانی ارشاد ہے سے فیض یاب کرے۔ اس طرح روہانی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے میرزہ کاک کو دنیاوی مرشد کا فیض بھی حاصل ہوا۔ ویسے تو کاک جی ایک سیدھ پرشس (کامل انسان) تھے، اور بھگوتی کی کرپا اور بلی الشوری کے درشن ہی سے ان کو روہانی ارشاد حاصل ہوا تھا۔

سوامی جی نے اپنے بڑے بھائی بھولہ پڈت سے ایک سال پہلے ہی پھیاسی برس کی عمر میں جلیٹھ کرشنہ کچھ دو تیا کے دن سان دھیان پو جھا پاٹھ، نیتہ نیم سے فارغ ہو کر رام کا نام جیتے درب آسن پر پٹھ کر اپنی آتما کو پریتاما کے ساتھ لین کر دیا۔ اس بارے میں فارسی کے یہ شعر ملتے ہیں :-

چون ز گلشت جہاں آرام حبت آں جاں حال - کاک میرزہ شاہ عارفان گامزد بر لامکان  
یوم شنبہ روزِ دوی در کرشنہ کچھ منگام جلیٹھ - در سن شتادوشش فرمودہ اندانتر دھیان  
از کمال اختیارِ مکت گفت ہاتف الے - جت یقین لین دوال پریم آندش مکان  
آخری شعر کے ساتھ "بلے" لفظ جوڑ کر سالِ وفاتِ بجا ۸۹۱ ہجری آتا ہے۔

سر سال کاک جی کے انتر دھیان دوسرے یوم وفات پر ان کی سعادھی پر ہانگل گنڈھ میں ایک بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ مہرن وغیرہ بھی رہ چائے جاتے ہیں۔ اوند کاک جی کے معتقد اور شردھالو لوگ اس شبہ دن پر دور دور سے آکر اپنی عقیدت اور شردھالے پھول چڑھاتے ہیں :-



## واکھیه (منظوم کلام)

کاک جی نے ہزاروں کی تعداد میں شعر کہے ہیں۔ ان کے شعروں کو عرف عام میں واکھیه کہتے ہیں۔ ان کے واکھیه اُن کی روحانی عظمت کے آئینہ دار ہیں۔ گیان اور روحانیت کا بھنڈار ہیں۔ ویدوں، ایشوروں، شاستروں اور دیگر روحانی کتابوں کا لب لباب اور نچوڑ اُن کے واکھیلوں میں بھرا پڑا ہے۔ اُن کی بھاشا ملی جھلی ہے۔ کلام میں کشمیری کے علاوہ عربی، فارسی اور سنسکرت کے الفاظ بکثرت ملتے ہیں۔ زبان بہت ہی سیدھی سادھی اور سلیس ہے۔ مگر ارتھ (معنی) کی گہرائی بہت ہے۔ ان کا کلام روحانیت کا ایک بحر بیکران ہے۔ اس بحر بے پایاں میں ڈبکی لگا کر اور تہہ تک جا کر ہی گیان اور روحانیت کے امنول موتی ہاتھ لگتے ہیں۔ ایک ایک واکھ کیا ہے، مانو دریا کو کونے میں بند کیا ہوا ہے۔

کاک جی کوئی عالم نہیں تھے، اور نہ بہت پڑھے لکھے روحانیت کی لمبڈی کے لحاظ سے کاک جی نے سب کچھ جیسے ایک گھونٹ میں پی لیا تھا۔



کئی واکھ تو ایسے لگتے ہیں۔ مانو کسی وید کی رچا کا یا کسی ایشد کے سوتر  
 کا سو پوتر جمبہ ہے۔ ایک ایک بھنگ کے سینکڑوں واکھ کہہ ڈالے ہیں۔  
 اُن کے معتقدوں میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں۔ اور کئی  
 واکھیوں میں ایسا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ سوامی جی جو کچھ زبان سے کہتے گئے  
 اُن کے شیشہ اور پیلے اُن کو نوٹ کرتے گئے۔ کلام کے جتنے بھی قلمی  
 نسخے دستیاب ہیں، وہ سب فارسی رسم الخط میں ہیں۔

یوگیشوری للہ دید اور مہر عرفان نور الدین دلی کے کلام کی جھلکیاں  
 آپ کے واکھیوں میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہیں۔ آپ اختصار پسند تھے  
 ایک لفظ کہہ کر ایک کتاب کے مضمون کو نبھاتے تھے۔ کسی بھگت نے آپ سے  
 پوچھا کہ مہاراج مایا سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا۔ مایا کو چھایا جانو۔  
 بھگت نے مزید تشریح کی التجا کی۔ بولے "چھایا کو کایا جانو" اس سے  
 بھگت کی تشفی ہوئی اور وہ پیروں پر پڑا۔

راگلے صفحوں میں سوامی جی کے واکھیہ

ملاحظہ فرمائے



بھنگ: بھجن نام رامہ رامے

پر نو گو عین سہ گن  
گن سرت رو د نہ منظور  
ایت گن اوم پورش  
بھجن نام رامہ رامے

اوم گو کمانی  
ز لوی زان تیری  
نشانہ برہمہ  
بھجن نام رامہ رامے



۱۳  
ایم گو آو پریش  
ناهن سندر سو ناتھی  
تس زانہ کس زانہ سنتی  
بجھن نام رامہ رامے

۱۴  
عمر تیرتہ کتھ گرتھ نیرتھ  
یم تر لوے پن نہ فیرتھ  
روزن گرتھ بر ونٹھ سورتھ  
بجھن نام رامہ رامے

۱۵  
بھکتس فے چھ ژھارن  
بلکہ تود پتہ لارن  
لچھ منزہ تس چھ ژارن  
بجھن نام رامہ رامے



دیه ناو هینزه رسی  
 بیتھ نہ کانہہ بوزہ ٹھسی  
 تتھ اندر سونی چھہ کبی  
 بجھن نام رامہ رامے

(۷)

درتھی کٹر چھہ بیالی  
 کھل کٹر کھن آوان  
 نال گرد فتر کٹر چھپس  
 جکھنس رامہ رامے

(۸)

درتھی زئی چھہ بیالی  
 اکھ پون بیاکھ پانی  
 اکھ سورگ بیاکھ زکی  
 حبابی رامہ رامے



تس ناؤ شامہ سندر  
 گھرہ چھپس زگرہ اندر  
 نیبر ناؤ و چھنرہ اندر  
 بجھن نام رامہ رامے

اوم گو بھوت، بھوشت  
 اوم گو درتمانی  
 اوم رُود پرمانی  
 اوپدیش رامہ رامے

اوم ژونگ ارتھ بوزم  
 دیف ژونم مہ پورن  
 پرینہ رستوی مہ درم  
 ومبدم رامہ رامے



۱۲  
 تس نو بیم جے  
 یس دادم سرہ لے  
 "سویم" سار کینہہ نہ غم  
 رچے رامہ رامے

۱۳  
 کنوی شاہ کس تہ و سی  
 ہر نوم سوی چھہ بسی  
 موجود رود ہو سوی  
 عشق نوم رامہ رامے

۱۴  
 دیو سوروی چو نوی  
 ویرا ری یوت میونوی  
 یم زون تہی مونوی  
 بجھن نام رامہ رامے



۱۵۱

شہ نفس اکھ پرانی  
 شیشہ پران گیکہ گری  
 شیشہ گرہ دودہ تہ رانی  
 حبابی رامہ رامے

۱۶۱

پیدا در پوش چھ ورن  
 کس کن ؛ طاب لبی  
 یوتی یوت چھوی لبی  
 بجن نام رامہ رامے

۱۷۱

بند آب گڑھ گندے  
 پکھ ورن پریم ورنوی  
 پران چیم پکھ ورنوی  
 بند گندہ رامہ رامے



(۱۸)

آسہ وُن بیتھ چھ لڑے  
 بولہ وُن پانہ ہسے  
 لیس زہاندین سوی کرے  
 بجھن نام رامہ رامے

(۱۹)

دود مندرتھ نیرہ تھن تے  
 گیو لباب وچتھ مشک  
 مندرہ رس کتر نیرس  
 مجال چھا رامہ رامے

(۲۰)

بیت تان واتر نظر  
 توئی تان واتر بدھی  
 تتر تور ناؤ چھ بدھی  
 پیلہ تی رامہ رامے



(۲۱)  
 گوهر آم روپ اوتار  
 کوهر نم اوید شئی  
 گولن اگیان بوون گیان  
 منته سئی رامہ راسے

(۲۲)  
 رازہ یوگ چھہ مہ ورن  
 شبد بڑ پامٹھ گو مہ کنن  
 اورہ یورہ نشہ من ان  
 سوتا سیدھ رامہ راسے

(۲۳)  
 شبد برہم پاتہ الیشہ  
 توی بالکاپر میشر  
 لخنن دیوسہ الیشہ  
 نتہ کتھ رامہ راسے



(۲۴)

دُنیا میں ہم زہ موکل  
 پس نشیمنِ اُمّہ بدھی  
 دویم گونہ بدھی!  
 ظاہری رامہ رامے

(۲۵)

دنیو ہا پزہ پوزوی  
 فاش ما گزہ میر  
 دھیانہ رست دھیان چھوڑن  
 بھجن نامہ رامہ رامے

(۲۶)

سادس سوی چھ گارن  
 پانی سوی چھ تارن  
 سیت ملہ زار یارن  
 نیک پاک رامہ رامے



(۲۷)

برہم زان برہم آکاش  
 تیت ناؤ شو پرکاش  
 وچھتہ کار گر سند یہ نقاش  
 شریری رامہ رامے

(۲۸)

بودہ سئی دیو کھے حق  
 منووی دیو کہ خلق  
 سیم برہم زگت میتھا  
 دین مچیم رامہ رامے

(۲۹)

نقر گو یہ حرف  
 فاف فاف قبول  
 تھے معنی عین ریات  
 کرتی رامہ رامے



(۳۰)

شریر خام پنختہ سوئی ہے  
 بوڑم پر تھہ جایہ سوئی ہے  
 پنختہ کارہ سئی ژلہ دوی ہے  
 بجھن نام رامہ رامے

(۳۱)

بدخشان لال نیرن  
 کس نش؟ کانسہ تشہ  
 لال مول بیش بہائی  
 کرس نو رامہ رامے

(۳۲)

علمس اینکاری  
 لخمی اندھکاری  
 امہ گڑھت چھوی تاری  
 بجھن نام رامہ رامے



(۳۳)

وِناگو رَمیلہ نہ گیانی  
وِنالف بنہ نہ راجی  
وِنا بیز بیلیہ نہ جلی  
اودی رامہ رامے

(۳۴)

نڈت گوشتا لچی  
بیس گاش پانہ دوگاش  
واکھ وِنتہ گو سوی شر  
پز پاتھ رامہ رامے

(۳۵)

گوست سنگ اسب عراق  
ازتن گوڈہ ویراگ  
دیدار تس چھ خوراک  
بجھن نام رامہ رامے



# بھنگ۔ رَب صاحب پرہی جی

(۱)

چھ مہ سوروی شوہ مئے  
گنہہ نے بو دیوہ لے  
چھم پران قے پانہ آم  
رَب صاحب پرہ جی

(۲)

آؤ گلے آدم گاہی ہوا  
آتما، شکھت، شوژی  
چھس پانٹرن بوتن منہ جامے  
روح رب شہی پرہ جی



(۳)

سُوچھ کُنوی مَوخ بِنوی  
 ونہ کیاہ، ونہ ربہ سئی  
 سُوئی نِت ساری انت تارئی  
 رب صاحب پرہہ جی

(۴)

ژہا نجامئی اوس گرہ دئی  
 سرچھ پر دئی سارئی  
 تاو بہ ناوئی روزہ ہر دئی  
 رب صاحب پرہہ جی

(۵)

گور کیو ہئیو، دیہ فی ہئیو  
 غبہ فی سارئی سُوئی  
 چھبے رنگ کرہینہ دفتہ کیو ہئیو  
 رب صاحب پرہہ جی



(۶)  
 کرم شیر تے یوگ جہرات  
 سادہ سنگ تھن منہ سنی  
 گیان گیوی مُشک و گیان  
 رب صاحب پر بہ جی

(۷)  
 پادشاہ سنتر رنگہ تری  
 مہ چھ گری پانہ سوی  
 تھہرہ گلاب فول تھری  
 رب صاحب پر بہ جی

(۸)  
 کرم ناوہ ناسے ناوہ سیلاہ  
 لوجہ مہیلہ ہاتس  
 گفت پیرہ منہان آ لویلا  
 رب صاحب پر بہ جی



(۹)

گور پرانی سوار زانی  
 جان جانان سو و جھنی  
 جاپہ جاپہ جھم یارہ دانی  
 رب صاحب پرہ جی

(۱۰)

پو و پاز تہ شیکا کٹان تہ شیکا  
 پاز تلن لندھتی  
 گوشت سترکائی پاز گیانی  
 رب صاحب پرہ جی

(۱۱)

کینشو آرہ بلے لال لئی  
 برہ نیرتھ نیاسہ دئی  
 کہنیہ آہ فیرتھ سنگال دلیف  
 رب صاحب پرہ جی



(۱۲)

دئی دیوتنم درنگه <sup>سٹھ</sup>  
 زنگه گنڈتھ مالہ <sup>نویسٹ</sup>  
 دئی بوزم پانہ ووتم  
 رب صاحب پرہہ جی

(۱۳)

لیس ژلہ دوی تہ الشرزانی  
 ہیووی مانہ پر تہ پان  
 اندر نیئر لیس کنوی زانی  
 رب صاحب پرہہ جی

(۱۴)

آؤ روپ گویا کنده پور  
 چھم ویود گوری پیرسوی  
 تن ناون من ناون  
 رب صاحب پرہہ جی



# بھنگ تیتو تھ ورمہ دتم دیو

۱۱  
 بومہ زو ویک بومہ سادا  
 نش توری لوتیہ نادا  
 تم پوتلن شردها گیوی  
 تیتو تھ ورمہ دتم دیو

۱۲  
 پیمان پورچہ لے  
 تمہ گلے امرت چوہ  
 تمہ شو وچہ تھلہ تھلہ  
 تیتو تھ ورمہ دتم دیو



۱۳  
 لو کہ بھوہ پنجے کے  
 ترھٹ ڈو و تھ لدن پیجے  
 سیت جانا وارن رچی  
 تیوتھ ور مہ دتم دیو

۱۴  
 سوزہ رنیں پتے پسل  
 تم دمس دخن گیووی  
 سوزہ سرہ موکھ وچھت ژووی  
 تیوتھ ور مہ دتم دیو

۱۵  
 دیوت گنہ کہ برس تو روی  
 تتر شو مال زار کیت کری  
 سو تتر ژون پیرن پراریو  
 تیوتھ ور مہ دتم دیو



۶۱  
 ہرہ زہندر ازس اوشہ زری  
 تم کور کن ناموش نیووی  
 گزہت رودم کافوج گری  
 تیوتھ ور مہ دتم دیو

۶۲  
 سہزہ کن سہزانتدی  
 اگرندی کرن سیو  
 تس نیائی تہ کال گواندی  
 تیوتھ ور مہ دتم دیو

۶۳  
 زلیہ وچھاؤ گاڈن  
 تم زلیہ کوتاہ ریووی

تیوتھ ور مہ دتم دیو



# بھنگا گوشہ ہم اکہ وینہ پویشے

نکلاہ سوی دلوٹھ مینہ <sup>را</sup> تعجب شکل آدیم پس  
 بزہ اندے پوز سو سودا پرزہ ناؤم تس  
 شیشہ شریائے چھ برتھ چیتہ پانس مس  
 گوشہ ہم اکہ وینہ پویشے سونہ پویشے سوی

سو پرکاشے درایہ رٹا سوی چھ سرپس گاش <sup>را</sup>  
 نشہ پانس بوز مہ بھاشا ترنی زان چھ گاش  
 خود بخودی یار چھ پانے خاص تندوی بہ داس  
 گوشہ ہم اکہ وینہ پویشے سونہ پویشے سوی



(۳)

کینه سیت دل کانه نه میلن واره ونزه کس  
 دهرم دان تهم ته یکن پس چه سر گنج پرده  
 شبد وانی چیم دن چس تو پانه چیس  
 توشه هم اکره ونیه پوشه سونه پوشه سوی

(۴)

کینه چینه ناش گزده سر گس موده آندتس  
 وشه آندگو آکیان تت چه لکن رس  
 پر مه آندی چه دیان مے معرفتس  
 توشه هم اکره ونیه پوشه سونه پوشه سوی

(۵)

راکه لکن ونه روسی، موسمه واند ته موره  
 ریشه شرنک موکلیومت راکه ونه سو دول  
 دتاری چینه ماتن راکه والس گور  
 توشه هم اکره ونیه پوشه سونه پوشه سوی



# مصنف کی یہ کتابیں ضرور پڑھیں۔

۱۔ شریک بھگوت گیتا کشمیری ترجمہ منظوم شلوک دار  
حصہ اول و دوم

قیمت: فی حصہ ۵۰ نئے پیسے

۲۔ میرزہ کاک (اردو) سوانح عمری (نثر)

قیمت: ۴۰ نئے پیسے

۳۔ شری روپ بھوانی (اردو) سوانح عمری (نثر)

قیمت: ۲۰ نئے پیسے



ملنے کا پتہ :-

راہ مصطفیٰ

راہ گویند نو دھارا ہاؤس، گنیت یاں سرنگ کشمیر

منہا لے پورہ پتہ

کتبہ غلام رسول مولانا سرنگ